Syllabus 3247

Paper-2

Cambridge O Level
First Language Urdu 3247

BOOKMARK

نصاب برائے امتحانات 2022-2023-2024

قندیلِ اُردو اَدب

(فرسٹ لینگو یج اُردو 3247 پیپر 2 کے لیے)

عذرا علوی

مَضمُون

حَاصِلاتِ تَعَلُّم :

اس جُز کی تکمیل کے بعد طلبہ میں یہ صلاحیت پیدا ہو سکے گی کہ؛

- عِبارت سے مفَاہیم و مَطالب اَخذ کر کے نِکات کی صُورت میں لکھ سکیں۔
- نئے الفاظ کو تحریر میں دُرست استعمال کر سکیں اور ذخیرۂ الفاظ کو وُسعَت دے سکیں۔
- تَلخِیص نِگاری کر سکیں۔
- مَوازنہ کر کے لکھ سکیں۔
- سوال کے مُطابق معلومات تحریر کر سکیں۔
- کسی بھی موضُوع پر ترتیب و تسَلسُل سے مُنفرد پیرایہ میں مربُوط مَضمُون لکھ سکیں۔
- بحیثیتِ مُسلمان قوم، اپنی شناخت پر فخر کر سکیں اور قومی ترقّی میں فعَال کردار ادا کر سکیں۔

یہ جُز اِن مہارتوں کے اِرتقا میں معاون ہوگا؛

سُننا۔ بولنا۔ پڑھنا۔ لکھنا (لِسانی مہارتوں کا اِرتقا)۔ بحَث کرنا۔ تجزیہ کرنا۔ تبصَرہ کرنا۔ اندازہ لگانا۔ اِجتماعی اِحساسات کا فروغ۔ تخلیقی صلاحیتوں کی نشوونُما۔

مَضمُون کی صِنف کا تعارُف

موضُوع، تکنیک اور اُسلوُب کی جو لچک اِس صِنف میں پائی جاتی ہے اِس کی بناء پر مَضمُون کی صِنف نے اُردُو میں قابلِ ذکر ترقّی کی ہے۔ اِس لچک کی وجہ سے نہ صرف متنوّع خیالات واَفکار کو صفحۂ قِرطاس پرمُنتقل کیا جاسکتا ہے بلکہ ہر نوعیت کے مضامین لکھے جاسکتے ہیں۔ مثلاً تحقیقی، اِصلاحی، مذہبی، عِلمی، سیاسی، تاریخی اور سائنسی مضامین وغیرہ۔ اِس کے علاوہ ہر موضوع کو سنجیدہ اور غیر سنجیدہ دونوں میں سے کسی بھی پیرایہ میں بیان کیا جاسکتا ہے۔ پُر تنوّع شخصیت، اظہار کے لیے جب خارجی ذرائع اپناتی ہے تو مُنفرد اُسلوُب اُس مَضمُون کو مُمتاز کرتا ہے۔ مَضمُون نِگار جس نوَع کی تَشبِیہات، محاورات اور اِستِعارات سے خیالات کو الفاظ کے قالب میں ڈھالتا ہے، اُس کا اُسلوُبِ نگارش، مَضمُون کے تاثّر کو گہرا کرنے میں اہم کِردار ادا کرتا ہے۔ اس کے علاوہ منتخب آیات، احادیث، اشعار اور اقوال موضوع کی معنویت کو اُجاگر کرتے ہیں۔

تحریری اظہار میں ترتیب وتَسلسُل کے لیے اگر لکھنے سے پہلے موضوع سے متعلّق نِکات لکھ لیے جائیں تو یہ نہ صرف مَضمُون نِگار کی سوچ کو مَربُوط کریں گے بلکہ تحریر کو منظّم کرنے میں بھی مددگار ہوں گے۔ اس بات کا خیال رکھا جائے کہ تحریر کرتے وقت اُن نِکات کے درمیان رَبط وتَسلسُل ہو اور تحریر میں روانی ہو۔ بالفاظِ دیگر، مَضمُون کی امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ موضوع پر عُبور کے ساتھ ساتھ معلومات کو ترتیب وتَسلسُل اور اِختصار کے ساتھ مُنفرد ومؤثّر پیرایہ میں بیان کیا جائے۔ فنّی لحاظ سے مَضمُون کے تین جُز ہوتے ہیں:

۱۔ تمہید۔
۲۔ متَن (نفسِ مَضمُون)۔
۳۔ اِختِتام

اہم الفاظ میں لکھنے کے لیے ضروری ہے کہ اہم الفاظ کے متبادل الفاظ یا مترادف اپنے جواب میں لکھیں۔
ان تینوں جُز کی ترتیب مَضمُون کی ہیئت میں بُنیادی کِردار ادا کرتی ہے۔

اُسوۂ حَسَنہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

سیّد سُلیمان ندوی

حضرات! خُدا کی محبّت کا اہل اور اُس کے پیار کا مُستحق بننے کے لیے ہر مذہب نے ایک ہی تدبیر بتائی ہے اور وہ یہ ہے کہ اُس مذہب کے شَارِع اور طریقے کے بانی نے جو عُمدہ نصیحتیں کی ہیں اُن پر عمل کیا جائے۔ لیکن اسلام نے اِس سے بہتر تدبیر اختیار کی ہے۔ اُس نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا عَملی مجسّمہ سب کے سامنے رکھ دیا ہے اور اس عَملی مجسّمے کی پیروی اور اِتبّاع کو خُدا کی محبّت کا اہل اور اُس کے پیار کا مُستحق بننے کا ذریعہ بنایا ہے۔ چنانچہ اسلام میں دو چیزیں ہیں، کتاب اور سُنّت۔ کتاب سے مَقصُود خُدا کے احکام ہیں جو قرآن مجید کے ذریعے سے ہم تک پہنچے ہیں اور سُنّت جس کے لُغوی معنی ''راستہ'' کے ہیں، وہ راستہ جس پر پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خُدا تعالیٰ کے احکام پر عمل کرتے ہوئے گُزرے۔

یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا عَملی نمونہ جس کی تصویر اَحادیث میں بصورتِ الفاظ موجود ہے۔ غرض یہ کہ ایک مسلمان کی کامیابی اور تکمیلِ روحانی کے لیے جو چیز ہے وہ سُنّتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے۔

وہ تمام اَشخاص جو کسی مذہب کے حلقۂ اِطاعَت مَیں داخل ہوں، ناممکن ہے کہ وہ کسی ایک ہی صِنفِ انسانی سے متعلّق ہوں۔ اس دُنیا کی بُنیاد اِختلافِ عَمل پر ہے۔ باہمی تعاون اور مختلف پیشوں اور کاموں ہی کے ذریعے سے یہ دُنیا چل رہی ہے۔ اس میں بادشاہ یا رئیس، جَمہور اور حُکاّم بھی ضروری ہیں اور محکوم، مُطیع اور فرمانبردار رعایا بھی، امن وامان کے قیام کے لیے قاضیوں اور ججوں کا ہونا بھی ضروری ہے اور فوجوں کے سپہ سالاروں اور افسروں کا بھی، غریب بھی ہیں اور دولتمند بھی، رات کے عابد و زاہد بھی ہیں اور دن کے سپاہی و مجاہد بھی، اہل وعیال بھی ہیں اور دوست احباب بھی، تاجر اور سوداگر بھی ہیں اور امام اور پیشوا بھی، غرض اِس دُنیا کا نَظم ونَسَق اِن مختلف اَصنَاف کے وجود اور قیام ہی پر موقُوف ہے اور اِن تمام اَصنَاف کو اپنی اپنی زندگی کے لیے عَملی مجسّمے اور نمونے کی ضرورت ہے۔ اسلام ان تمام انسانوں کو سُنّتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اِتبّاع کی دعوت دیتا ہے۔ اس کے صاف معنی یہ ہیں کہ وہ مختلف طبقاتِ انسانی کے لیے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عَملی سیرت میں نمونے اور مثالیں رکھتا ہے جو اِن میں سے ہر ایک کے لیے الگ الگ ہدایت کا چراغ بن سکتی ہیں۔ اسلام کے صرف اِسی نظریہ سے

ذوقِ مطالعہ کے لیے

اُصولِ اتّحاد

(مَضمُون نِگار: سلیم احمد)

اور رحم وکرم، جُود وسَخا اور فَقر و فاقہ، شُجاعت و بہادری اور رحم دلی و رَقیقُ القلبی، خانہ داری اور خُدا دانی، دُنیا اور دین دونوں کے لیے ہمیں اپنی زندگی کے نمونوں سے بہرہ مند کردے۔ جو دُنیا کی بادشاہی کے ساتھ آسمان کی بادشاہی اور آسمان کی بادشاہی کے ساتھ دُنیا کی بادشاہی کی بھی بشارت دے اور دونوں بادشاہیوں کے قواعِد وقَوانین اور دَستورُالعَمل کو اپنی زندگی میں بَرت کے دکھا دے۔

حضرت محمّد رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا وجودِ مبارک ایک آفتابِ عَالمِ تاب تھا، جس سے اونچے پہاڑ، ریتیلے میدان، بہتی نہریں، سَرسبز کھیت، اپنی اپنی صلاحیت اور اِستعداد کے مطابق تابش اور نُور حاصل کرتے تھے یا اَبرِ باراں تھا جو پہاڑ اور جنگل، میدان اور کھیت، ریگستان اور باغ ہر جگہ بَرستا تھا اور ہر ٹُکڑا اپنی اپنی اِستعداد کے مطابق سیراب ہو رہا تھا اور قِسم قِسم کے درخت اور رنگا رنگ پھول اور پتّے جَم رہے تھے اور اُگ رہے تھے۔

بادشاہ ہو یا گدا، امیر ہو یا غریب، حَاکم ہو یا محکُوم، قاضی ہو یا گواہ، افسر ہو یا سِپاہی، اُستاد ہو یا شاگرد، عَابِد وزَاہد ہو یا کاروباری، غَازی ہو یا شہید، توحید کا نُور، اِخلاص کی رَو، قربانی کا ولولہ، خلق کی ہدایت اور رہنمائی کا جذبہ اور بالآخر ہر کام میں خُدا کی رضا طلبی کا جوش ہر ایک کے اندر کام کر رہا تھا۔ وہ جو کچھ بھی ہو، جہاں بھی ہو، یہ فیضانِ حق سب میں یکساں اور برابر تھا۔ رَاستوں، رَنگوں اور مزِاجوں کا اختلاف تھا مگر خُدا ایک تھا، قرآن ایک تھا، رسول ایک تھا اور قبلہ ایک تھا، ہر رنگ، ہر راستہ اور ہر کام سے مَقصُود دُنیا کی دُرستی، خلق کی ہمدردی، خُدا کے نام کی اُونچائی اور حق کی ترقّی تھی اور اِن کے سوا کوئی چیز اُن کے پیشِ نظر نہ تھی۔

دوستو! میں نے آج کی تقریر میں محمّد رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صِفتِ جامعیّت کی نیرنگیاں مختلف پہلوؤں سے دکھائیں۔ اگر تم مطالعۂ فطرت کے بعد یقین رکھتے ہو کہ یہ دُنیا انسانی مزاجوں اور انسانی صلاحیتوں اور اِستعدادوں کے اِختلاف کا نام ہے تو یقین کرو کہ حضرت محمّد رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جامع شخصیت کے سوا اس کا کوئی آخری اور دائمی اور عالمگیر رہنما نہیں ہوسکتا۔

اِس لیے اعلان فرمایا کہ؛

''اگر تمھیں خُدا کی محبّت کا دعویٰ ہے، تو آؤ! میری پیرَوی کرو، اللہ بھی تم سے محبّت کرے گا۔''

(ماخوذ اَز خُطباتِ مدراس، بہار۔ دسمبر، ۱۹۲۵ء)

پروجیکٹ

سرگرمی: ۳

جماعت کو چار حصّوں میں تقسیم کیا جائے۔ ہر گروہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی کے دو پہلوؤں کے تاریخی حقائق دیگر کُتب سے تلاش کرے اور پھر آج کے معاشرے کی مثالیں دیتے ہوئے تفصیل سے لکھے کہ سیرتِ طیبّہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے یہ پہلو ہماری زندگی میں کس طرح نمونہ ہوسکتے ہیں۔

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بحیثیتِ بادشاہ	حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بحیثیتِ تاجر
حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بحیثیتِ فاتح	حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بحیثیتِ واعظ و ناصح
حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بحیثیتِ ثالث	حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بحیثیتِ مُنصِف
حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بحیثیتِ شوہر	حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بحیثیتِ والد، نانا

نوٹ:

یہ سرگرمی مکمل کرنے کے دوران جن کتابوں سے مدد لی گئی ہو اُن کُتب کا حوالہ ضرور دیں۔ اس تحقیقی کام کے لیے کِتابچے بنا کر جماعت میں رکھے جائیں تا کہ طلبہ اِس معلومات کو حوالے کے لیے استعمال کرسکیں۔

سوال: ۳

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرتِ طیبّہ آج کے دور کے حکمرانوں کے لیے مشعلِ راہ ہے۔ حوالوں اور واقعات کی مثالوں کے ساتھ تجزیہ وتبصرہ تحریر کیجیے۔

سوال: ۴

سیّد سُلیمان ندوی نے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرتِ طیبّہ کی جو مثالیں پیش کی ہیں اُن کی روشنی میں درج ذیل عنوان پر مضمون تحریر کیجیے۔

''حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرتِ طیبّہ سب کے لیے مشعلِ راہ''

نوٹ: اس سرگرمی کو سمجھ کر بہتر انداز میں تحریر کرنے کے لیے اساتذہ اور طلبہ اس لِنک سے مدد لیں۔

https://www.youtube.com/watch?v=_vGOa_g4n90

تلخیص کرنے کے بعد اساتذہ کی ہدایت کے مطابق اپنا کام جانچ کے لیے جمع کروائیے۔

سرگرمی: ۵

دیئے گئے کالم میں طلبہ مَضمُون سے مشکل الفاظ تلاش کر کے لکھیں اور دُرست معانی لکھنے کے لیے دیا گیا لُغت کا لِنک اپنے موبائل فون میں ڈاؤن لوڈ کریں۔

http://udb.gov.pk/

(اُردُو لُغت (تاریخی اُصولوں پر) اُردُو لُغت بورڈ، کراچی۔ قومی تاریخ و ادبی ورثہ ڈویژن، حکومتِ پاکستان)

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی

اووَرکوٹ

غُلام عبّاس

جنوَری کی ایک شام کو ایک خُوش پوش نوجوان ڈَیوس روڈ سے گُزر کر مال روڈ پر پہنچا اور چیئرنگ کَراس کا رُخ کر کے خراَماں خراَماں پٹڑی پر چلنے لگا۔ یہ نوجوان اپنی تَراش خَراش سے خاصا فیشن ایبِل معلوم ہوتا تھا۔ لمبی لمبی قلمیں، چمکتے ہوئے بال، باریک باریک مُونچھیں گویا سُرمے کی سَلائی سے بنائی گئی ہوں۔ بادامی رنگ کا گرم اووَرکوٹ پہنے ہوئے جس کے کاج میں شربتی رنگ کے گُلاب کا اَدھ کِھلا پھُول اَٹکا ہوا۔ سر پر سبز فلَیٹ ہیَٹ ایک خاص انداز سے ٹیڑھی رکھی ہوئی۔ سفید سِلک کا گُلو بَند گلے کے گِرد لِپٹا ہوا، ایک ہاتھ کوٹ کی جیب میں دوسرے میں بَید کی ایک چھوٹی چھڑی پکڑے ہوئے جِسے کبھی کبھی وہ مزے میں آ کے گھُمانے لگتا تھا۔

یہ ہفتے کی شام تھی۔ بھر پُور جاڑے کا زمانہ۔ سَرد اور تُند ہوا کسی تیز دھات کی طرح جسم پر آ کے لگتی تھی مگر اُس نوجوان پر اِس کا کُچھ اَثر نہیں معلوم ہوتا تھا اور لوگ تو خُود کو گرم کرنے کے لیے تیز تیز قدَم اُٹھا رہے تھے مگر اُسے اِس کی ضرورت نہ تھی جیسے اِس کڑکڑاتے جاڑے میں اُسے ٹہلنے میں بڑا مزہ آ رہا ہو۔

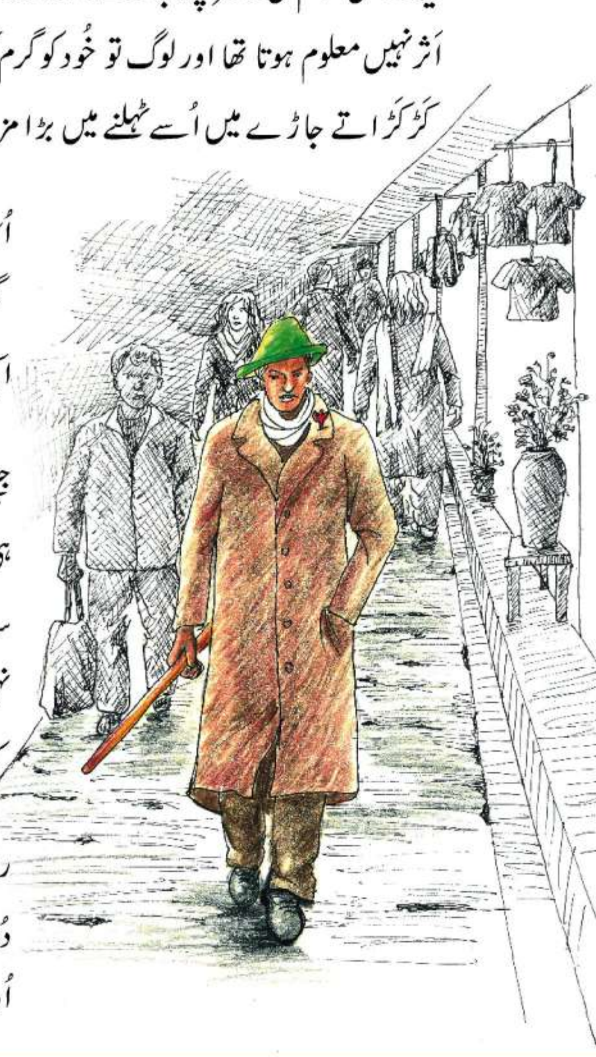

اُس کی چَال ڈھَال سے ایسا بانکپن ٹپکتا تھا کہ تانگے والے دُور ہی سے دیکھ کر سَرپَٹ گھوڑا دوڑاتے ہوئے اُس کی طرف لپکتے مگر وہ چھڑی کے اِشارے سے نہ کر دیتا۔ ایک خالی ٹیکسی بھی اُسے دیکھ کر رُکی مگر اُس نے '' تھینک یو'' کہہ کر اُسے بھی ٹال دیا۔

جیسے جیسے وہ مال کے زیادہ بارونق حصّے کی طرف پہنچتا جاتا تھا، اُس کی چونچالی بڑھتی ہی جاتی تھی۔ وہ مُنہ سے سیٹی بَجا کر رقَص کی ایک انگریزی دُھن نکالنے لگا۔ اِس کے ساتھ ہی اُس کے پاؤں بھی تھَرکتے ہوئے اُٹھنے لگے، ایک دفعہ جب آس پاس کوئی نہیں تھا تو یک بارگی کچھ ایسا جوش آیا کہ اُس نے دوڑ کر جھُوٹ مُوٹ بال دینے کی کوشش کی گویا کرکٹ کا کھیل ہو رہا ہو۔

راستے میں وہ سڑک آئی جو لارَنس گارڈن کی طرف جاتی تھی مگر اُس وقت شام کے دُھند لکے اور سخت کُہرے میں اُس باغ پر کچھ ایسی اُداسی برس رہی تھی کہ اُس نے اُدھر کا رُخ نہ کیا اور سیدھا چیئرنگ کَراس کی طرف چلتا رہا۔

آدھی رات کا گجر، چوکیدار کی ''جاگتے رہو، خبردار'' مسجدوں کی اَذان کا سَحَر، مَندروں کی گھنٹیوں کی باج ہمیں تو ایک بہت چھوٹے سے امتحان کی خبر دیتی۔ایک رات اور بیتی، ایک سَحَر اور طلوع ہوئی۔ امتحان ایک دن اور قریب ہوا۔

مگر لَالُو........اُس کے تو دِل کی ہر دھڑکن اُس کو ایک بڑے امتحان، ایک بڑی آزمائش کی خبر دیتی تھی، جب ہی تو ہمارے چہروں پر وحشت کی پھِٹکار تھی اور اُس کے چہرے پر طمانیت کا وہ نور کہ نورِ سَحَر کو شرما دے۔

وہ اب اکثر اسکول نہ جاتا۔ رَستے ہی سے غائب ہو جاتا۔اُس کا بھائی کہتا ''امّاں سے نہ کہنا، یہ اب مسلم لیگ کے دفتر پہنچ جاتا ہے، ماریں گی اِسے۔''

تو گویا رفتہ رفتہ وہ بھی سازِش میں شریک ہو رہے تھے۔ مجھے وہ دن کبھی نہ بُھولے گا جب لالُو اور اُس کا بھائی صبح نکلے اور دوسری صبح تک نہ پہنچے۔ تمام رات اُن کی امّاں روتی رہیں۔

''ارے میرے دونوں مِٹ گئے، اب تو لاشیں ہی آئیں گی۔'' تمام رات ہماری والدہ اُنہیں تسلیاں دیتی رہیں۔ چہرہ اُن کا بھی فَق تھا۔ہمیں بھی یہ رَنج کھائے جاتا تھا، کاہے کو اُسے چھیڑتے تھے۔

نِکات لکھنے کا طریقہ

سرگرمی:۳۰

کسی مَضمُون، افسانے یا ڈرامے کو پڑھنے کے بعد اہم نِکات لکھنے کا طریقہ:

- پہلے مَضمُون پڑھ کر اُس کی زبانی تفہیم ہونی چاہیے۔ (یہ زبانی تفہیم پہلی دفعہ مُعلّم/مُعلّمہ کے ساتھ ہو تو بہتر ہے)
- اب دوبارہ مَضمُون پڑھیں۔ ہر پیراگراف کے بعد اُس کے بین السّطور مَفاہیم سمجھیں اور نِکات مَضمُون کے عنوان یا مَرکزی خیال کی روشنی میں اَخذ کر کے لکھیں۔
- یاد رکھیے! جس نُکتہ کا مَضمُون کے مرکزی خیال سے تعلق نہ ہو اسے چھوڑ دیجیے۔

مِثال کے لیے ذیل میں دیئے گئے 'قدرِ ایاز' کے نِکات:

- مُصنّف کا اپنی رہائش گاہ اور رہن سہن کے انداز کا جُزئیات کے ساتھ بیان، جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ مُصنّف اَشرافیہ کے اعلیٰ طبقہ سے تعلّق رکھتے ہیں۔
- مُصنّف کے صاحبزادے (نئی نسل) کا جدید تعلیم حاصل کرنے کے بعد اپنی اَقدار اور روایات کو کمتر اور حقیر سمجھنا اور شہری زندگی کے مقابلے میں دیہی زندگی کو بُرا سمجھنا۔

مُصنّف کا انداز:

- نصیحت نہیں کرتے۔
- بُرا بَھلا نہیں کہتے۔
- چھوٹے چودھری کے قصّے کو تمثیلی انداز میں اس طرح بیان کرتے ہیں کہ سلیم کے دِل میں دیہاتیوں اور ہم وطنوں کے لیے محبّت کا جذبہ اُجاگر ہوتا ہے۔
- دیہاتی ماحول اور شہری ماحول کی خوبصورت عکاّسی۔
- گاؤں میں مہمانوں کی خاطر تواضع کا سادہ انداز اور گرم جوشی سے استقبال۔
- شہری زندگی میں ظاہری اور مادّی چیزیں عزّت کا معیار۔

(یہ سرگرمی جاری ہے)

فَرہنگ

رَاسخ عقیدہ: پکّا عقیدہ، سچّا عقیدہ

ضِیافَت: دعوت، مہمان نوازی

گُنجلک: اُلجھا ہوا

نیم بِرِشت: آدھا تلا ہوا، آدھا کچّا پکّا (عموماً انڈا جس کی زردی سخت نہ ہو)

قُنوطی: یاس پسندانہ نظریہ رکھنے والا، ہر چیز کا بُرا یا تاریک پہلو دیکھنے والا

قُنوطِیَت: ہر شے کے صرف بُرے یا تاریک پہلو کو دیکھنا، نااُمیدی، یاسیت پسندی

رَدّوقَدَح: بحث و تکرار، حُجّت

وَبا: وہ بیماری جو ہوا کے ذریعے پھیلتی ہے، مُتعدی بیماری

موپساں: فرانسیسی کہانی نویس

آنکَس: لوہے کا ٹُکڑا جس سے فِیل بان ہاتھی کو چلاتا اور قابو میں رکھتا ہے

قِیافہ شِناس: عِلمِ قِیافہ کا جاننے والا، جوتشی، نجومی

پَرداخت: تربیت، پَرورش

رِفاہِ عام: عام لوگوں کی بھلائی

قَضِیّہ: جھگڑا، مقدّمہ، بحث و مباحثہ

رانی کھیت: مُرغیوں کی ایک بیماری

تَلَطُّف: عنایت، مہربانی

آسَن: بیٹھنے کی جگہ، زِین، کاٹھی وغیرہ

مَہاوَت: فِیل بان، ہاتھی چلانے والا

سُپردَم بتو مایۂ خَویش رَا: فارسی کہاوت، میں نے تو اپنا سارا سرمایہ تمھارے حوالے کر دیا

عُمرِ طبعی: پیدائش سے لے کر موت تک کا پورا زمانہ، اصلی مُدّتِ حیات

پھوہڑ: بدسلیقہ، سُگھڑ کی ضد

تَعَصُّب: بے جا حمایت

مُمَیَّز: پہچانا گیا، تمیز کیا گیا۔

حَواسِ خَمسہ: دیکھنے، سُننے، سُونگھنے، چکھنے اور چھُونے کی پانچ قوّتیں

اَدبَدا کر: جان بُوجھ کر، دانستہ

سَحَر: صبح

سِحر: جادُو، ٹونا، طِلسم

والیانِ ریاست: ملک کا بادشاہ، حکمران

تَرَدُّد: فِکر، اندیشہ، تذبذُب

کَمیاب: وہ چیز جو کم پائی جائے، نادِر

کَلَونس: کالک، سیاہی

ہَری چُگ: ہری چیزیں چگنے والا

عَداوت: بُغض، دُشمنی، کینہ

دوغلی: دونسلوں کے میل سے حاصل شدہ نسل (مخلوطُ النَّسل)

پَدمنی: خوبصُورت، نازُک

حاتم طائی: عرب کا ایک مشہور سخی جس کی سخاوت اور جواں مردی ضَربُ المَثَل ہے (تلمیح)

دَستک

مرزا ادیب

(ایک اسٹیج ڈراما)

کِردار

کِرداروں کے نام	ڈرامہ میں کِردار
زیدی	ڈاکٹر زیدی
بیگم	بیگم زیدی
بُرہان	ڈاکٹر بُرہان

منظر

ڈاکٹر زیدی کا کمرہ:

ڈاکٹر صاحب پلنگ پر گاؤ تکیے سے ٹیک لگائے بیٹھے ہیں۔ عمر پچپن کے لگ بھگ، فِرنچ کَٹ ڈاڑھی، چہرے پر نقاہت نمایاں، اِس وقت اُنھوں نے کمبل لپیٹ رکھا ہے۔ پلنگ کے پاس چھوٹی میز پر مختلف شیشیاں پڑی ہیں۔

رات طُوفانی، تیز وتُند ہوا کا مستقل شور ہو رہا ہے۔ بیگم زیدی آرام کُرسی پر بیٹھی کسی رِسالے کا مُطالعہ کر رہی ہیں۔ عمر پچاس کے قریب۔ سردی کی وجہ سے شال اوڑھ رکھی ہے۔

ڈاکٹر کسی سوچ میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ یکا یک اُن کی نظر سامنے دروازے پر جا پڑتی ہے جس پر نیلے رنگ کا پردہ پڑا ہوا ہے۔ بیگم انہیں دیکھتی ہیں اور پھر رِسالے کی ورق گردَانی کرنے لگتی ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کچھ کہتے ہیں مگر بہت آہستہ۔ صرف اُن کے ہونٹ حرکت کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ پھر کمبل اپنے جسم سے ہٹانے لگتے ہیں۔ بیگم کی نظر پڑتی ہے۔

غزل کے اَجزائے ترکیبی کی مزید وضاحت:

اِمتحاں ہم نے دیئے اِس دارِ فانی میں بہت
رَنج کھینچے ہم نے اپنی لا مکَانی میں بہت
(مطلَع)

وہ نہیں اُس سا تو ہے خوابِ بہارِ جاوداں
اَصل کی خُوشبو اُڑی ہے اُس کے ثانی میں بہت
(قافیہ: ثانی)

رات دِن کے آنے جانے میں یہ سونا جاگنا
فکر والوں کو پتے ہیں اِس نِشانی میں بہت
(رَدیف: میں بہت)

کوئلیں کُوکیں بہت دیوارِ گُلشن کی طرف
چاند دَمکا حَوض کے شفّاف پانی میں بہت

اُس کو کیا، یادیں تھیں کیا اور کِس جگہ پہ رہ گئیں
تیز ہے دریائے دِل اپنی رَوانی میں بہت

آج اِس محفل میں تجُھ کو بولتے دیکھا منیؔر
تُو کہ جو مشہور تھا یوں بے زُبانی میں بہت
(تخلّص: منیؔر)
(مَقطع)

منیؔر نیازی

پَرتَوِ خور سے ہے شبنم کو فنا کی تعلیم
میں بھی ہوں، ایک عنایت کی نظر ہوتے تک

جِدّت طرَازی:

غالبؔ نے اُردُو شاعری میں کسی نئی صِنف کی بُنیاد نہیں ڈالی اور نہ ہی کوئی نیا موضوع اُردُو شاعری کو بخشا مگر اُنہوں نے شعر و شاعری کی اندرونی دُنیا میں انقلاب ضرُور پیدا کر دیا۔ اُنہوں نے تمام اَصنافِ سُخن میں طَبع آزمائی کی اور سبھی میں جِدّت پیدا کی۔ اُنہوں نے اپنے ذاتی جذبات اور ذاتی نقطۂ نظر کو بیان نہیں کیا بلکہ کائنات کی وسیع فَضا کو غزل میں سمونے کی کوشش کی۔ خورشید علی خان کہتے ہیں؛

''غالبؔ کا عِلمی اور ادبی شُعُور اپنے دور کے ذہنی، فکری، جَذباتی اور اِخلاقی اُفق پر پوری طرح مُحیط ہے۔''

غالبؔ کی شاعری کی بُنیاد جِدّت طَرازی پر ہے۔ اس جِدّتِ طرازی میں جِدّتِ تخیّل، جِدّتِ طرزِ ادا، جِدّتِ تَشبیہات، جِدّتِ محاکات، جِدّتِ اِستعارات، جِدّتِ الفاظ سب آ جاتے ہیں۔ اُردُو غزل میں غالبؔ ایک نیا خیال، ایک نیا گوشہ ءفکر، ایک نیا ذہن اور ایک نیا شُعُور لائے۔ غالبؔ کے ساتھ ہمارے ذہن کی دُنیا بھی وسیع ہوتی ہے اور روز مرّہ کے حقائق کچھ اور دکھائی دینے لگتے ہیں۔

دام ہر موج میں ہے، حلقہء صَد کامِ نہنگ
دیکھیں، کیا گُزرے ہے قطرے پہ گُہر ہوتے تک
(نُدرتِ خیال)

غمِ ہستی کا اسؔد، کِس سے ہو جُز مرگِ علاج
شمع ہر رنگ میں جَلتی ہے، سَحر ہوتے تک
(جِدّتِ محاکات/شاعرانہ مُصوّری)

شیخ اِکرام کا خیال ہے کہ؛

''ساری دُنیا کے شاعروں میں غالبؔ کی مثال نہیں مل سکتی۔ اُن کی تَشبیہات میں حُسنِ کامل، معنی آفرینی یا بَلاغت اور اِختصار تینوں کی جھلک ملتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ غالبؔ نے ایک نئی زبان ایجاد کی۔ خیالات کے نئے سانچے بنائے اور نئی رَوِش کی بُنیاد ڈالی۔ تَشبیہ اور اِستِعارہ کی خاطر غالبؔ نے کہیں شعریت کی رُوح کا خون نہیں کیا۔ وہ الفاظ سے اِس طرح کھیلتے جس طرح کوئی ماہر فنکار اپنے ساز سے۔''

ناصؔر کاظمی

حالاتِ زندگی:

- نام: سیّد ناصر کاظمی
- تخلّص: ناصؔر
- پیدائش: ۸، دسمبر ۱۹۲۵ء، انبالہ (مشرقی پنجاب)

تعلیم:

- اِبتدائی تعلیم: اَنبالہ، شملہ
- بی۔ اے: اسلامیہ کالج، لاہور
- شعر گوئی کا آغاز: ۱۹۴۰ء
- قیامِ پاکستان کے بعد ہجرت کر کے لاہور آ گئے۔
- صَحافت کو بطورِ پیشہ اپنایا۔
- کچھ عرصہ اَدبی رسالے ''اوراقِ نو' سے وابستہ رہے۔ بعد ازاں اَدبی رسالے 'ہمایوں' کے مُدیر بنے۔
- ریڈیو پاکستان، لاہور میں مُلازمت کی اور آخر عُمر تک اُس سے وابستہ رہے۔
- ۲، مارچ ۱۹۷۲ء کو انتقال ہوا۔

تَصانیف:

- برگِ نے، دیوان، پہلی بارش، نشاطِ خُواب، سَر کی چھایا، خُشک چشمے کے کنارے

غَزل گو شاعر:

- غزل کی روَایت کو سَر بُلند کیا۔ جدید غزل گو شاعر
- غزل کے رنگ و آہنگ میں میر تقی میؔر کا سا اُسلوب ہونے کی بناء پر میرِؔ ثانی کہا جاتا ہے۔

احمد فرازؔ

(۱)

تُم بھی خَفا ہو، لوگ بھی بَرہم ہیں دوستو
اب ہو چَلا یقیں کہ بُرے ہم ہیں دوستو

کِس کو ہمارے حال سے نِسبت ہے، کیا کہیں
آنکھیں تو دُشمنوں کی بھی پُر نَم ہیں دوستو

اپنے سِوا ہمارے نہ ہونے کا غم کِسے
اپنی تلاش میں تو، ہم ہی ہم ہیں دوستو

کُچھ آج شام ہی سے ہے، دِل بھی بُجھا بُجھا
کُچھ شہر کے چَراغ بھی مَدّھم ہیں دوستو

اِس شہرِ آرزُو سے بھی، باہر نِکل چلو
اب دِل کی رونقیں بھی کوئی دَم ہیں دوستو

سب کُچھ سہی فرازؔ، پر اِتنا ضرور ہے
دُنیا میں ایسے لوگ بہت کم ہیں دوستو

مشمولہ: دَردِ آشوب

طُلوعِ اِسلَام

علّامہ محمّد اقبالؔ

(بند نمبر ۱:)

دَلیلِ صُبحِ روشن ہے سِتاروں کی تُنک تابی
اُفق سے آفتاب اُبھرا، گیا دورِ گِراں خوابی

عُروقِ مُردہَ مشَرق میں خونِ زِندگی دَوڑا
سمجھ سکتے نہیں اِس راز کو سینا و فارابی

مُسلماں کو مُسلماں کر دیا طُوفانِ مَغرب نے
تَلاطُم ہائے دَریا ہی سے ہے گوہر کی سیَرابی

عَطا مومِن کو پِھر دَرگاہِ حَق سے ہونے والا ہے
شکوہِ تُرکمانی، ذہنِ ہِندی، نُطقِ اَعرابی

(اَشعار کے سامنے دی گئی اِس جگہ کو اَشعار سے مُتعلّق نِکات لکھنے کے لیے استعمال کیجیے)

مُسلمانوں کو صُبحِ نَو کی خبر دی گئی ہے۔

طُوفانِ مغرب یعنی پہلی جنگِ عظیم نے مُسلمانوں کو یہ اِحساس دلایا کہ اپنی بقا کے لیے اُنھیں جِدو جہد کرنی ہوگی۔

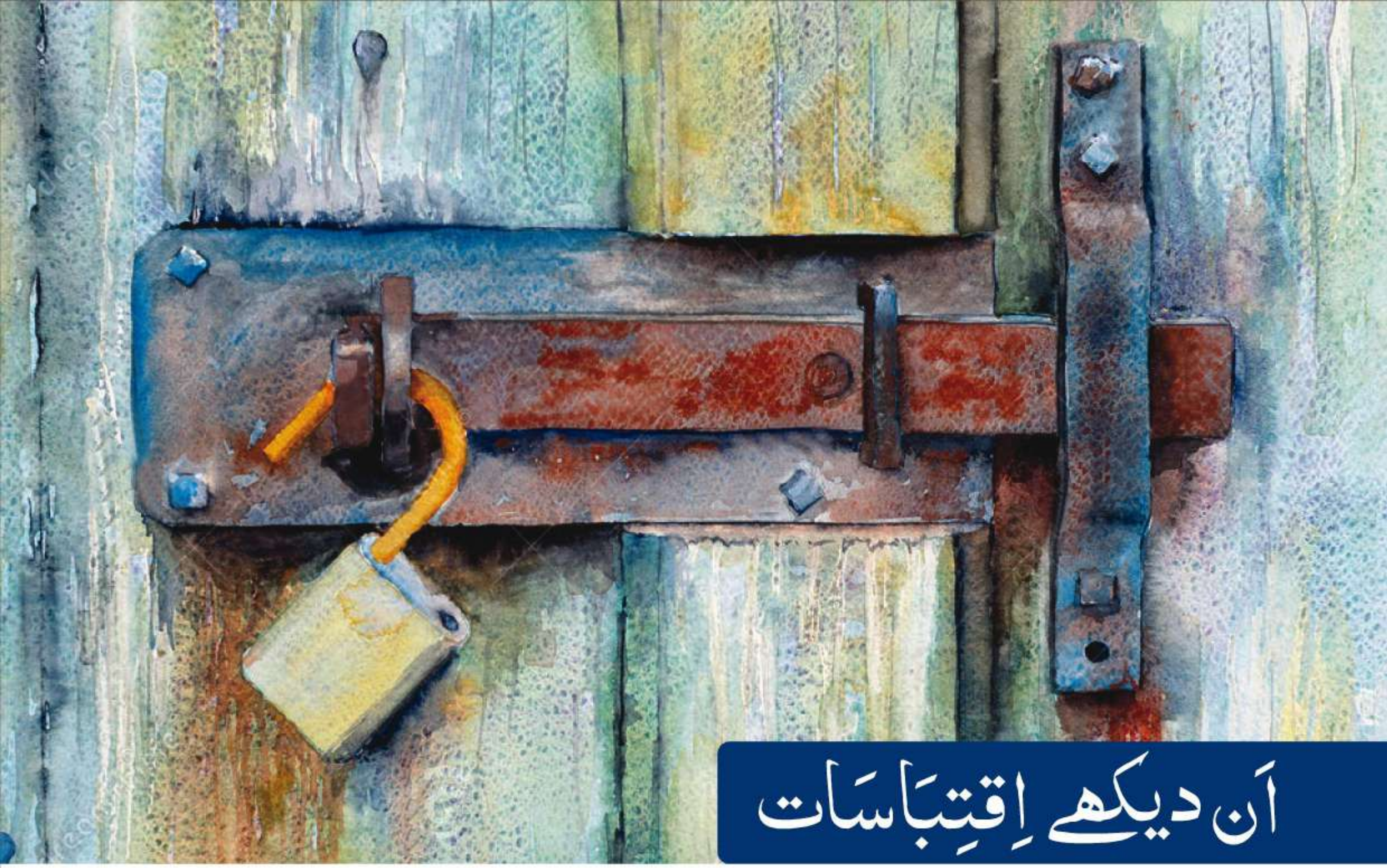

اَن دیکھے اِقتِبَاسَات

حَاصِلاتِ تَعَلُّم:

اس جُز کی تکمیل کے بعد طلبہ میں یہ صلاحیت پیدا ہو سکے گی کہ؛

- مُطالعہ کی تفہیم کر کے اُس کا موزُوں اِظہارِ خیال کرسکیں۔
- عِبارت سے بینُ السطور مَفاہیم اَخذ کر کے تحریر کرسکیں۔
- زبان و بیان اور خیال کی صحت کے ساتھ موثر تحریری اظہار کرسکیں۔
- مُتنوع اسالیب سمجھ کر اُن کی تفہیم کرسکیں۔
- تجزیہ کرتے ہوئے معلومات مربُوط حوالوں کے ساتھ تحریر کرسکیں۔
- مُتنوع اَسالیب سمجھ کر پسندیدگی کا اِظہار کرسکیں۔

یہ جُز اِن مہارتوں کے اِرتقا میں معاون ہوگا؛

لِسانی مَہارتوں کا اِرتقا، غور و فکر کرنا، تجَزیہ کرنا، اَخذ کرنا، موازنہ کرنا، تبصرہ کرنا۔

اِقتبَاس کوغور سے پڑھیے اور پھر سوال کا جواب تحریر کیجیے۔

مُسلمانو بتاؤ تو تُمھیں اپنی خبر کُچھ ہے — تمھارے کیا مَدارِج رہ گئے اِس پر نظر کُچھ ہے
اگر کُچھ ہے تو سوچو دِل میں بھی اُس کا اَثر کُچھ ہے — حَریفوں کی تعلّی باعثِ سوزِ جگر کُچھ ہے
تُمھیں معلوم ہے کُچھ، رہ گئے ہو کیا سے کیا ہو کر
کِدھر آ نکلے ہو راہِ ترقّی سے جُدا ہو کر

تمھاری عزّتیں تھیں، اَوج تھا، رُتبہ تھا، شانیں تھیں — تمھاری بات تھی، احکَام تھے، کہنا تھا، آنیں تھیں
تُمھارے ذِکر میں سَرگَرم دُنیا کی زَبانیں تھیں — تُمھیں تُم تھے زمانہ میں تمھاری داستانیں تھیں
غُرور و ناز کَم کرنا پڑا تھا ایک عالَم کو
سرِ تسلیم خَم کرنا پڑا تھا ایک عالَم کو

کتاب کی چند نُمایاں خصُوصیات

- اِس خیال کو عام کرنے کی شعوری کوشش کہ اُردُو ہمارا فخر ہے۔
- جناب ابُوالخیر کشفی صاحب کے اِس نظریے کی تائید میں کہ اعلیٰ ادب کا مقصد تفہیمِ آدم اور انسان سازی ہے، اِس کتاب کو مُرتّب کرنے میں طلبہ کی شخصیت سازی کو اوّلین ترجیح دی گئی ہے۔
- کسی نصابی کتاب میں پہلی دفعہ اساتذہ اور طلبہ کی رہنُمائی کے لیے سمعی و بصری معاونات کی مدد سے وِڈیوز پیش کی گئی ہیں جن کا لِنک بھی کتاب میں دیا گیا ہے۔
- طلبہ کی دلچسپی بڑھانے کے لیے اُدبا اور شعراء کا تعارُف ذاتی تجربات کے حوالوں سے دوستانہ فضا میں کرانے کی کوشش کی گئی ہے۔
- یہ کتاب کیمبرج اسسمنٹ انٹرنیشنل ایجوکیشن (CAIE) کی جانچ کے مقاصد اور بلومز ٹکسانومی (Bloom's Taxonomy) کو مدِّنظر رکھتے ہوئے ترتیب دی گئی ہے۔
- سوالات اور مُختلفُ النوع سرگرمیاں اِس طرح وضع کی گئی ہیں کہ طلبہ کی لِسانی مہارتوں کی نشوونُما کے ساتھ ساتھ اُن کی تفہیمی، مشاہداتی، تجزیاتی، تشخیصی اور تخلیقی مہارتوں کا ارتقا ہو اور آخر کار طلبہ تجزیہ کرتے ہوئے سوال کے تقاضوں کے مطابق خود جواب تحریر کرسکیں۔
- کتاب کی پیشکش دیدہ زیب، نفیس، با تصاویر اور اعلیٰ معیار کی ہے۔

Helpline
+923363-008-008

For your suggestions and feedback,
write us at: **info@bookmark.com.pk**

Follow us on:

/BookmarkPublishing
/bookmarkpublishingpak
/infobookmark
/bookmarkpublishing
/bookmarkpublishing
www.bookmark.com.pk

ISBN 969-688-067-7
9 789696 880677
P.O. 781/Aug. 2022
Printed by: Urban Upsurge